غالب کرے) یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئیگا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاوینگے تو انکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائیگا" (براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۸)

مرزا صاحب کی اس عبارت سے تین امر ثابت ہوتے ہیں۔ ایک تو حضرت **مسیح کی حیات** جسکو اب وہ شرک اور کفر قرار دیتے ہیں حالانکہ الہامی تھیلہ لکھتے وقت ذات شریف خود اس شرک کی مرتکب اور اس کفر کے قائل تھے اسی لئے ہم اب اس مسئلہ (حیات مسیح) پر بحث کرنے کی حاجت نہیں جانتے حالانکہ مرزائی بڑی کوشش سے ہماری توجہ اس طرف پھیرتے ہیں۔ دوئم دوبارہ تشریف لانا۔ سوئم۔ حضرت مسیح موعود کا جسمانی اور ملکی سیاست اور حکومت کے ساتھ آنا (بہت خوب چشم ما روشن دل ما شاد)۔

بتلائیے یہ تحریر آپ کی ہے یا کسی دشمن نے آپکے الہامی تھیلہ میں بھر دی ہے۔ پس ہم بڑی خوشی سے کہتے ہیں کہ یہی ہمارا اعتقاد ہے جو آپ کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے اور ہم آپکی طرح کسی انسان کی خوش آمد میں اس عقیدہ کو بدل نہیں سکتے اور نہ بدلنے کی کوئی وجہ ہے۔

تیسرا دجل آپنے یہ کیا ہے کہ اس تحریر میں **رجوع** کا لفظ لکھوا کر اپنی پیشگوئی متعلقہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سچی کرنے کی بنیاد رکھی ہے مگر یاد رکھو کہ ہمارے پاس اوس پیشگوئی کے اصل الفاظ موجود ہیں۔ ہم کبھی آپ کی یہ چالاکی چلنے نہ دینگے۔ امید ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف خود بھی اسکا جواب مفصل لکھینگے۔ اگر کوئی اور صاحب بھی لکھینگے تو بشرط مفید عام ہونے کے درج کیا جاویگا۔

مرزا صاحب کے الہامات کی کیفیت

ہم کئی ایک دفعہ اس مشکل مسئلہ کو حل کر چکے ہیں اور مرزا صاحب کے مخالفین کا منہ

بند کر چکے ہیں جو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو الہام نہیں ہوتے۔ہم مانتے ہیں کہ ہوتے ہیں مگر کس کیفیت سے ؛ اس کیفیت سے کہ آپکو جس بات کا خیال لگا رہتا ہو اُسکی نسبت جو ایک واہمہ گذرتا ہو وہ الہام ہے۔یہ اور بات ہے کہ دوسرے لوگ اُسکو خیال خام یا بلی کا خواب نام رکھیں۔مگر (لا مناقشۃ فی الاصطلاح) اصطلاح پر اعتراض نہیں۔مرزا صاحب کی اصطلاح میں یہی الہام ہے۔اسکی ایک تازہ مثال سُنئے۔قادیانی اخباروں نے ایک نئی بے پر کی اڑائی ہے۔لکھتے ہیں:-

۴ جولائی ۱۹۰۸ء کی صبح کو حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان و دیگر اہلبیت و اقارب و خدام و اہلبیت حضرت مولوی نورالدین صاحب قریباً اٹھارہ کس بہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب پانچ چھ روز کیواسطے بغرض تبدیل ہوا لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اس قافلہ کی روانگی سے تین چار روز پہلے عاجز راقم (یعنی محمد صادق ایڈیٹر بدر) نے اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کو ایک خط لکھا تھا کہ اس قافلہ کے واسطے ایک درمیانہ درجہ کی گاڑی کے چند خانے ریزرو کئے جاویں تاکہ ضرورت ہو تو الگ گاڑی منگوائی جائے وہ خط ایک خاص آدمی کے ہاتھ روانہ کیا گیا تھا۔اور اُس میں تاریخ اور وقت سب لکھا گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق ۴ جولائی کی صبح کو یہاں سے روانگی ہوئی۔اُسی روز بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعود نے مسجد مبارک میں حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا جبکہ عاجز راقم بھی قریب ہی کھڑا تھا اور فرمایا کہ "آج دو بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شائد امرتسر پہونچ گئے ہونگے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور میں پہونچ جائیں۔تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس میں کشمش کے دانے قریباً اسی قدر ہیں اور میں اس میں سے کشمش کے دانے کھا رہا ہوں اور میرے دل میں خیال گذر رہا ہے کہ یہ انکی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر میں انکو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے پھر اسی حالت میں میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی اور اس بارے میں الہام ہوا۔خیر لھم۔خیر لھم

یعنی اُن کے لئے بہتر ہے ۔ اُن کے لئے بہتر ہے ۔ بعد اس کے اسی نظارہ خواب میں چند پیسے دیکھے کہ وہ اور تشویش پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار اور رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے " فقط

یہ الہام اور خواب سُنا کر حضرت اقدس حسب معمول اندر تشریف لے گئے اور اس کے سننے میں اسوقت تمام جماعت جو نماز کیواسطے آئی ہوئی تھی شامل تھی ۔ خلیفہ رشید الدین صاحب ۔ شیخ علی محمد صاحب سوداگر جموں وغیرہ بہت سے دوست تھے ۔ حضرت اقدس کے اندر جانے کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب نے دوبارہ سہ بارہ اسی مسجد میں پھر یہ سب لوگوں کو اسی وقت سنایا کیونکہ بعض لوگ جو دور تھے انہوں نے حضرت کی آواز اچھی طرح نہ سُنی تھی ۔ غرض اس الہام اور خواب کی جب اچھی طرح سے اشاعت ہوگئی تو قریب تمام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پر سوار کر کے واپس آیا تھا اُس کی زبانی معلوم ہوا کہ عین دوپہر کی گرمی میں ریل کے اندر مسافروں کی کشاکش سے بچنے کیواسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اس مطلب کیواسطے نہ پہونچ سکی تھی اور اس سبب سے تشویش ہوئی ۔ اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی میں آرام سے بیٹھکر چلے گئے ۔

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہوگیا ہے ۔ مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزیں جو رنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہیں وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہیں یعنی اوّل چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے ۔ ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ خیر لھم ۔ خیر لھم ۔ اس لئے دل میں ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ وہ ایسی چیزیں دکھلائی گئیں کہ علم تعبیر کے رُو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہیں اور ایسا ہی ان سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خیر لھم ۔ خیر لھم ۔ یہ میرا خیال ہے ۔ خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے ۔ آمین " (بدر ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۰۸ء ۔ صہ)

اِس ساری تقریر کو بغور پڑھنے سے مرزا صاحب کی وحی کی حقیقت صاف کھلجاتی ہے کہ آپ اُن خیالات کا نام الہام اور وحی تجویز فرماتے ہیں جو عموماً تفکر کے موقع پر ہر ایک انسان کو سُوجھا کرتے ہیں۔ پس ابتو کوئی وجہ نہیں کہ کوئی مولویصاحب مرزا صاحب کے ایسے الہامات کی تکذیب کرے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

مرزا غلام احمد قادیانی نشان آسمانی سے کاذب ثابت ہوئے ہیں[لہ]

الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ اما بعد واضح ہو کہ بمنطوق وجب الوثوق وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی اگرچہ مرزا صاحب قادیانی ہر معاملہ میں جھوٹے ثابت ہوئے ہیں تاہم اراجیف باطلہ دعاوی کاذبہ سے باز نہیں آتے اگر سچ پوچھو تو مرزا صاحب ٹھیک چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد کے پوری پورے مصداق ہیں۔ کلام معجز نظام بلاغت التیام مخبر صادق اذا لم تستحی فاصنع ما شئت کیا ٹھیک ہے۔ آجکل اکثر مرزائی تحریرات کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ مخالفین مرزا صاحب بالخصوص وہ اشخاص جنکو مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کا دعویٰ تھا وہ تمام ہلاک ہوگئے اور جھوٹا سچے کی زندگی میں ضرور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی ہلاکت کی دعا کی ہے بگر بکر و زور کے ساتھ۔ قبل اس کے کہ ہم مرزا صاحب کے اس دعوے کی تکذیب نشان آسمانی فیصلہ حقانی سے کریں اور مرزا اور مرزائیوں کو زندہ در گور بنا دیں اور انکی بھری ہوئی بیڑہ کذب و فریب کو طوفان غضب الٰہی سے مثل بیڑہ بالٹک روسی کے تحت الثریٰ کو پہونچا دیں اور انکی قلعہ مکر و کید کو مثل قلعہ پورٹ آرتھر کے حقانی گولوں سے اُڑا دیں اور جیسے منچوریا سے روسی حکومت کا نشان مٹا دیا گیا ہے۔ کدال ہائے حقانی سے مینارہ طومار قادیانی کو جڑ سے اوکھاڑ کر گرایا جا کر اسکا نشان سطح دنیا سے مٹا دیں۔ مرزا صاحب اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا واقعی ضروری اور قانون الٰہی ہے جیسا کہ آپکی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رُول کے زیر اثر ہیں؟ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔

لہ از مولوی صوفی عبدالحق صاحب سرہندی۔